فتنۂ انکار حدیث کا آغاز

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم

جنوری ۲۰۰۵

مذہبی لحاظ سے سطح ارضی پر اگرچہ بے شمار فتنے رونما ہو چکے ہیں۔ اب بھی موجود ہیں اور تا قیامت باقی رہیں گے۔ لیکن فتنہ انکار حدیث اپنی نوعیت کا واحد فتنہ ہے۔ باقی فتنوں سے تو شجر اسلام کے برگ و بار کو ہی نقصان پہنچتا ہے لیکن اس فتنہ سے شجرہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور اسلام کا کوئی بدیہی سے بدیہی مسئلہ بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

اس عظیم فتنہ کی دست برد سے عقائد و اعمال' اخلاق و معاملات' معیشت و معاشرت اور دنیا و آخرت کا کوئی اہم مسئلہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کی تفسیر اور تشریح بھی کچھ کی کچھ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اس فتنہ نے اسلام کی بساط کہن الٹ کر رکھ دی ہے۔ جس سے اسلام کا نقشہ ہی بدل چکا ہے۔ سچ ہے

ستم کیشی کو تیری کوئی پہنچا ہے نہ پہنچے گا
اگرچہ ہو چکے ہیں تجھ سے پہلے فتنہ گر لاکھوں

نزول وحی کے زمانہ سے لے کر تقریباً پہلی صدی تک صحیح احادیث کو بغیر کسی تفصیل کے متفقہ طور پر حجت سمجھا جاتا تھا اور حسب مراتب عقائد و اعمال اور اخلاق و معاملات وغیرھا میں قرآن کریم کے بعد احادیث صحیحہ سے بلا چون و چرا استدلال و احتجاج درست سمجھا جاتا اور احادیث کو دینی حیثیت سے پیش کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بعض فتنہ گر اور خواہش زدہ فرقے ظاہر ہوئے جن میں پیش پیش معتزلہ تھے۔ جن کا پیشوا اول واصل بن عطاء المتولد ۸۰ھ تھا۔ جن کے نزدیک دلائل و براہین کی مد میں ایک سب سے بڑا معیار و مقیاس عقل بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے راحت قبر و عذاب قبر' حشر و نشر کے بعض حقائق' رؤیت باری تعالیٰ' شفاعت' صراط و میزان اور جنت و دوزخ وغیرہ وغیرہ کے بہت سے حقائق ثابتہ اور کیفیات کو اپنی عقل نارسا کی زنجیروں میں جکڑ کر اپنی خام عقل کی ترازو سے تولنا چاہا اور راہ راست سے بھٹک کر ورطہ ضلالت میں اوندھے منہ گر پڑے اور اس سلسلہ میں وارد شدہ تمام احادیث کو ناقابل اعتبار قرار دے کر یوں گلو خلاصی کی ناکام اور بے جا سعی کی اور جن کا آسانی سے انکار نہ کر سکے ان کی نہایت ہی لچر اور رکیک تاویلات شروع کر دیں تا آنکہ بعض قرآنی حقائق اور نصوص قطعیہ بھی ان کی دور از کار اور لاطائل تاویلات سے محفوظ نہ رہ سکے جو بزبان حال ان کی اس تحریف کی وجہ سے ان پر لعنت کا تحفہ بھیجتے ہیں۔

معتزلہ اور ان کے بہی خواہوں کے علاوہ باقی سب اسلامی (یا منسوب بہ اسلام) فرقے صحیح احادیث کو برابر حجت تسلیم کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مشہور محدث حافظ ابن حزمؒ (المتوفی ۴۵۶ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ اہل سنت' خوارج' شیعہ اور قدریہ تمام فرقے آنحضرت ﷺ کی ان احادیث کو جو ثقہ راویوں سے منقول ہوں' برابر حجت تسلیم کرتے رہے۔ یہاں تک کہ پہلی صدی کے بعد متکلمین معتزلہ آئے اور انہوں نے اس اجماع کے خلاف کیا (الاحکام ج ۱ ص ۱۱۴ لابن حزم) اس کے بعد یہ مہلک فتنہ رفتہ رفتہ اپنا نطاق اور حلقہ وسیع کرتا چلا گیا اور بہت سے بندگان خواہشات و اہواء اس فتنہ کے دام ہمرنگ زمین میں الجھ کر رہ گئے۔ اور یوں اپنی عاقبت برباد کر دی۔ نعوذ باللہ من سوء العاقبۃ